بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۶ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۶ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ اپریل ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مستقل رہائش کی غرض سے اپنے نو تعمیر شدہ مکان میں تشریف لے آئی ہیں ۔ اب آپ کا ڈاک کا پتہ یہ ہے :-

"بیت الکرام" محلہ دار الصدر شمالی ربوہ

جملہ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نئے گھر کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آپ کو ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے۔ آپ کی طبیعت ٹانگوں میں تکلیف کے باعث ناساز رہتی ہے جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ حضرت سیدہ جملہ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست فرماتی ہیں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی معذوری سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل سے صحت و عافیت والی زندگی عطا فرمائے اور سدا اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا تحریر فرماتی ہیں :-

"میری چھوٹی ہمشیرہ سیدہ امۃ القدوس بیگم مرزا وسیم احمد کا ۴ اپریل کو ڈسک کا اپریشن ہوا تھا ۔ اپریشن کے بعد آج پہلا خط تفصیل سے ملا ہے کہ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ہڈیوں کا پریشر بہت زیادہ تھا لیکن اپریشن کے بعد کے اثرات زخم میں درد، بخار وغیرہ ابھی ہیں ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرماتے رہیں"

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس از ۲۷ اپریل تا ۱۱ مئی ۱۹۷۹ء کے لئے خصوصی کوشش فرمائیں ۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ابتلاؤں میں خدا اپنی شانِ حکومت دکھانا اور اپنی منوانا چاہتا ہے

حقیقی مومن ایسی صورتوں میں نہایت اخلاص اور انشراح صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ :- اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور ثمرات میں کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تو صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے (کہ) ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے (تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت بھی ۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ۔ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ ۔ (مسلم کتاب الزھد)

ترجمہ :- مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے ۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں اور یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے ۔ اگر اسے کوئی خوشی و مسرت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے ۔ اور اگر اس کو کوئی دُکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ جو فرمایا تو اس مقام پر وہ اپنی منوانا چاہتا ہے ۔ کبھی کسی قسم کا خوف آتا ہے اور کبھی بھوک آتی ہے اور کبھی مالوں میں کمی واقع ہوتی ہے، تجارتوں میں خسارہ ہوتا ہے اور کبھی ثمرات میں کمی ہوتی ہے، اولاد ضائع ہوتی ہے اور ثمرات برباد ہو جاتے ہیں اور نتائج نقصان دہ ہوتے ہیں ۔ ایسی صورتوں میں خدا تعالیٰ کی آزمائش ہوتی ہے اُس وقت خدا اپنی شانِ حکومت دکھانا چاہتا ہے اور اپنی منوانا چاہتا ہے ۔ اُس وقت صادق اور مومن کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ نہایت اخلاص اور انشراح صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اس پر خوش ہو جاتا ہے کوئی شکوہ اور بدظنی نہیں کرتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ پس صبر کرنے والوں کو بشارت دو ۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبد الحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ
۱۶ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ حق کا ایک اہم اور بنیادی پہلو

اسلام آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب و عقیدہ کا زبردست حامی ہے اسی لئے اس نے خود اپنی اشاعت میں جبر کی سرے سے اجازت ہی نہیں دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص امر کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب و عقیدہ کے ایک چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اعلانِ عام یہ ہے:۔

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

(الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ (اے رسول! اعلانِ عام کے طور پر سب کو مخاطب کرکے) کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان آپؐ سے مختلف پیرائے میں بار بار کرایا۔ مثال کے طور پر قرآن مجید میں ایک اور جگہ آپؐ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○

(الفرقان آیات ۵۷، ۵۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھے صرف بشارت دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنایا ہے۔ تُو ان سے کہہ دے کہ میں تم سے اس (یعنی خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے) کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے چاہے تو اپنے رب کی طرف جانے والی راہ (یعنی اسلام) کو اختیار کرلے (اس کا حق کو قبول کرنا ہی میرا بدلہ ہوگا)

قرآن مجید کی دوسری بے شمار آیات کی طرح یہ آیہ کریمہ بھی اس امر کی ایک بیّن دلیل ہے کہ اسلام آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب و عقیدہ کا زبردست علمبردار ہے۔ وہ اس بارہ میں کسی قسم کا جبر روا رکھنے کا قائل ہی نہیں ہے بلکہ اُس نے مذہب کے بارہ میں جبر روا رکھنے کے خلاف نہایت پُرزور آواز اُٹھائی ہے۔ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مذہب اور عقیدہ کا تعلق دل سے ہے اور جب تک دل اطمینان نہ پکڑے کوئی شخص کسی صداقت کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں کسی کو جان سے مار ڈالنے کا ڈراوا دے کر کسی صداقت کو قبول کرنے پر مجبور تو کیا جا سکتا ہے لیکن جبر کے ذریعہ اس کا دل نہیں بدلا جا سکتا اور جب تک دل نہ بدلے کسی کا جبر و اکراہ کے تحت محض زبانی اقرار کی رُو سے صداقت کو قبول کر لینا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسی لئے اسلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ کسی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے اور اسی لئے اُس نے ہر شخص کو یہ آزادی دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی مرضی سے اسلام قبول کرے اور اگر نہ چاہے تو اُسے رد کر دے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس آزادی کے پیشِ نظر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر واضح دلائل پیش کئے جانے اور اتمامِ حجت ہو جانے کے باوجود لوگوں کی غالب اکثریت حق کو دو ٹوک مسترد کر دے اور کسی صورت بھی قبولِ حق پر آمادہ نہ ہو تو پھر حق کے دنیا میں غالب آنے کی کیا صورت ہوگی؟ کیا ایسی صورت میں مامور من اللہ غلبۂ حق کے مقصد میں نعوذ باللہ ناکام قرار پائے گا؟ ان سوالوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ جواب دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ○

(الغاشیہ آیات ۲۲، ۲۳)

ترجمہ:۔ پس (اے رسول!) تو نصیحت کر کہ تُو تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ تو ان (لوگوں) پر داروغہ (کے طور پر) مقرر نہیں ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ مامور من اللہ کا کام لوگوں تک صرف پیغامِ حق پہنچا دینا ہوتا ہے۔ اگر اس کے حق کو کما حقہٗ پہنچا دینے کے باوجود لوگ حق کو قبول نہ کریں تو اس کی ذمہ داری اس پر نہیں ہوتی بلکہ اتمامِ حجت کے باوجود حق کو رد کرنے والے اپنے اس فعل کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں۔ باقی رہا غلبۂ حق کا سوال سو حق بہرحال غالب آکر رہتا ہے اور کوئی مامور من اللہ غلبۂ حق کے مقصد میں کبھی ناکام نہیں رہا کرتا۔ یہ تو صحیح ہے کہ مامور من اللہ کا کام صرف حق کو پہنچا دینا ہی ہوتا ہے اور لوگوں کو قبولِ حق پر مجبور کرنا اس کے فرائض میں شامل نہیں ہوتا لیکن حق کو لوگوں تک پہنچانے کی مساعی صرف زبانی یا تحریری تبلیغ تک ہی محدود نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے زبانی یا تحریری تبلیغ حق کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے ایک اور پہلو کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ پہلو ہی بلا جبر و اکراہ لوگوں کے دلوں میں تبدیلی لانے اور حق کو دنیا میں غالب کرنے کا موجب ہوا کرتا ہے اور وہ ہے دُعا اور توکل علی اللہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان کی آیت

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○

میں (جو ہم اُوپر درج کر آئے ہیں) جہاں حق کو اپنی مرضی سے قبول کرنے یا رد کرنے سے متعلق لوگوں کو دی گئی آزادی کا واشگاف الفاظ میں ذکر کیا ہے وہاں اس سے اگلی آیت میں غلبۂ حق کے سلسلہ میں تبلیغ کے دوسرے پہلو دعا اور توکل علی اللہ کی طرف بہت بلیغ انداز میں توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرانے کے معاً بعد (کہ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے چاہے تو اپنے رب کی طرف جانے والی راہ کو اختیار کرلے) مزید فرمایا:۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۚ
وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ○ (الفرقان آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول! غلبۂ حق کے سلسلہ میں) تو اُس پر توکل کر جو زندہ ہے (اور سب کو زندہ رکھتا ہے)، کبھی نہیں مرتا اور اس کی تعریف کیساتھ ساتھ اُس کی تسبیح بھی کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف ہی توجہ دلائی ہے کہ حق کا غلبہ محض دوسروں تک حق پہنچانے کے نتیجہ میں نہیں بلکہ تبلیغی مساعی کو حسبِ استعداد ان کے کمال تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اُس کے حضور دعائیں کرنے کے نتیجہ میں رونما ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مامور من اللہ اور اس کے متبعین کی دعاؤں کو قبول کرکے اور ان کی تبلیغ میں اثر پیدا کرکے رفتہ رفتہ لوگوں کے دلوں کو بدلتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ لوگ فوج در فوج خدائی جماعت میں شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اس طرح حق پورے طور پر غالب آ جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تبلیغی مساعی نتیجہ خیز ہوتی ہی ان مقبول دُعاؤں کی وجہ سے ہیں جو مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین غلبۂ حق کے لئے درد و سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کرتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تبلیغِ حق کے ساتھ ساتھ دعاؤں اور توکل علی اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ دعائیں بذاتِ خود تبلیغی مساعی کا ایک اہم بلکہ نہایت ہی اہم اور بنیادی حصہ ہوتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں ہی حق دنیا میں غالب آتا ہے ⁂

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدہ کرنے والوں کیلئے لازمی چندہ

غلبۂ اسلام کی مہم میں حصہ لینا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک فرمائی تو مخلصینِ جماعت نے پورے جوش اور ولولہ کے ساتھ اس مبارک تحریک میں وعدے لکھوائے۔ بطور یاد دہانی گزارش ہے کہ وعدہ کرنے والوں کے لئے اب یہ چندہ لازمی ہو گیا ہے کیونکہ مومن جو وعدہ کرتا ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ آپ کی طرف سے مرحلہ وار ادائیگی ہوتی رہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا ۲۶واں جلسہ سالانہ

- دو ہزار سے زائد احمدی احباب کا دینی اجتماع
- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور محترم وکیل التبشیر تحریک جدید کے روح پرور پیغامات
- علمی اور تربیتی تقاریر

(مکرم محی الدین شاہ صاحب مبلغ میدان سماٹرا - انڈونیشیا)

جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے پہلے اجلاس کی دوسری تقریر محترم جناب صالح الشبیبی صاحب مبلغ جماعت احمدیہ جوکجی کرتا نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "اسلام کا مستقبل" آپ نے ابتدائی خطاب میں بتایا کہ اسلام کا مستقبل غائب کی باتیں ہیں اور مستقبل کی باتیں انسان کے ہاتھ میں نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ انسان اس وقت مستقبل کی باتیں معلوم کر سکتے ہیں جب خدا تعالیٰ انسان کو خبر دیتا ہے اور خدا تو عام انسانوں کو غیب کی خبر نہیں دیتا۔ اس نے صرف اولیاء۔ انبیاء اور خصوصاً حضرت نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اخبار غیبیہ پر اطلاع دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ
عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ
لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ
مَلَكٌ ۔ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا
مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۔

(الانعام: ۵۱)

تو کہہ دے کہ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف الہام کیا گیا ہے۔

اور اس کے بعد آپ نے دوسری آیت کا ذکر کیا۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ
عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۔ اِلَّا
مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(الجن: ۲۸)

غیب کا جاننے والا وہی ہے۔ اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اپنے کام کے لئے پسند کرتا ہے۔

پھر آپ نے احسن طریق پر بتایا کہ میں "اسلام کا مستقبل" وہ بتاؤں گا۔ جس کا خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم دیا۔ آپ نے اس کے لئے چند آیات اور کچھ احادیث دلائل کے طور پر بیان کیں آخر میں آپ نے یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ وقت آنے والا ہے کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہوگا اور وہ مذہب اسلام ہے۔ اور تین سو سال کے اندر اندر تمام دنیا اسلام میں داخل ہو جائے گی۔

مکرم جناب صالح صاحب نے اپنے تمام خطاب کو نہایت احسن پیرایہ سے ادا کیا تمام احباب نے اسے نہایت دلچسپی اور یکسوئی سے شروع سے آخر تک سنا۔

دوسرا اجلاس

آج کے دن کا دوسرا اجلاس ۲½ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم جناب مکی احمد صاحب (سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ انڈونیشیا) نے سرانجام دیئے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک مخلص خادم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں جو پورے انہماک کے ساتھ سنی گئیں۔

پہلی تقریر مرزا احمد ادریس صاحب مبلغ بوگور مغربی جاوا نے "ذکر حبیبؑ" کے موضوع پر کی۔ آپ نے کئی واقعات پیش فرمائے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی منصور صاحب مبلغ جنوبی سلیبس نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "نزول مسیح"۔ اس تقریر میں محترم منصور صاحب نے قرآن کریم اور احادیث نبوی سے نزول مسیح کے بارے میں دلائل پیش کئے۔ اور آپ کی تقریر لوگوں نے نہایت غور سے سنی۔ اور اس میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ تیسری تقریر خاکسار نے کی موضوع تھا "اخلاق فاضلہ بطور تبلیغ" ۴۵ منٹ کی اس تقریر میں خاکسار نے اخلاق فاضلہ کے بارے میں قرآنی آیات، احادیث نبوی اور اقوال حضرت مسیح موعود پیش کئے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیدہ چیدہ واقعات بتائے۔ جن سے حضور کے اخلاق حسنہ پر روشنی پڑتی تھی۔ اجلاس کا اختتام دعا پر ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

ہفتہ کے دن بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۸ء بوقت آٹھ بجے صبح جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم جناب نعیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم مولوی صفی ظفر احمد صاحب مبلغ تاسک ملایا نے کی۔ آپ کا موضوع یہ تھا۔ "جہاد کے معنے از روئے اسلام" آپ نے ابتدائی تقریر میں سامعین کرام کو بتایا کہ جہاد کے کئی معنے ہوتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جہاد کا انکار نہیں کرتے بلکہ جہاد اسلام کا ایک ضروری حکم ہے۔ ہاں اس زمانہ میں جہاد بالسیف کو امام مہدی علیہ السلام نے رد کیا ہے۔ اسلام کو پھیلانے کے لئے اس زمانہ میں جہاد بالقرآن کرنا چاہیئے۔ پھر آگے مولوی صفی صاحب نے ذکر کیا کہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ جہاد بالقرآن پر زور دے۔ کیونکہ اس زمانہ کے لوگ قرآن سے ناواقف ہیں۔

دوسری تقریر مکرم جناب مکی احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے کی تھی۔ آپ کا موضوع تھا۔ "اسلام میں عورتوں کا مقام"

تیسری تقریر مکرم مولوی خیر الاسلام صاحب مبلغ سراپایا نے ۴۵ منٹ کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" تھا۔ آپ نے دوران تقریر بتایا کہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن بدن روز روشن کی طرح نمودار ہو رہی ہے۔ اور نیک فطرت انسان اس صداقت کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کو قطعی اور یقینی دلائل سے مزین کیا اور حاضرین نے آپ کی تقریر کو بہت پسند کیا۔

چوتھا اجلاس

یہ اجلاس ٹھیک دو بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم جناب اوانگ حمید صاحب سیکرٹری خاص دوم جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن شریف جناب رضوان صاحب نے کی اس اجلاس میں تین تقاریر تھیں۔ سب سے پہلی تقریر مکرم جناب حسن بصری صاحب سیکرٹری مشن جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے کی۔ آپ نے ۴۵ منٹ تک تقریر کی۔ اور آپ کا موضوع تھا "اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"۔ ابتداء تقریر میں آپ نے بتایا کہ جب سے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور جب سے اس نے انبیاء کو مبعوث کیا ہے۔ سب سے کامل انسان ایک ہی تھا اور وہ رسول عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کو ہی خدا تعالیٰ نے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کا لقب دیا ہے۔ اور آپ ہی کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کے خطاب سے نوازا ہے۔ آپؐ تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ انسان کی فلاح اور روحانی ترقی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں ہے۔ اس محبت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

دوسری تقریر محترم جناب ہادی الایمان سودیتا صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "سادہ زندگی" آپ نے مطالبات تحریک جدید کی روشنی میں اس موضوع کو بیان فرمایا۔

تیسری تقریر مکرم جناب راذی انور احمد صاحب نے کی آپ کا موضوع تھا "وصیت کی اہمیت" آپ نے وصیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریرات پیش کیں۔ اور فرمایا کہ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ نظام وصیت میں شامل ہو

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

اتوار کے دن ٹھیک ۸ بجے صبح اختتامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجلاس کا آغاز: اس اجلاس کی صدارت کے فرائض جناب عبدالمنان صاحب سیکرٹری تبلیغ دوم نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن مجید ایک خادم نے کی۔ اس اختتامی تقریب میں چھ بولنے والے تھے یعنی جناب ڈاکٹر سودرجات صاحب بحیثیت صدر میزبان محترم مولانا عبدالواحد صاحب محترم مولانا زینی دحلان صاحب۔ صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا۔ محترم کرنل محمد صاحب۔ محترم جناب صالح الشیبی صاحب نمائندہ مبلغین اور محترم رئیس التبلیغ صاحب۔ اس مضمون کو مختصر کرنے کے لئے خاکسار آپ کی خدمت میں صرف محترم رئیس التبلیغ صاحب کے خطاب کا خلاصہ بیان کرنا چاہتا ہے۔

محترم رئیس التبلیغ صاحب کا خطاب

اس اختتامی اجلاس میں مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ نے فرمایا کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ خیرو خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ جو علمی خزانے مبلغین کرام اور دوسرے مقررین نے اس جلسہ میں پیش کئے امید ہے آپ لوگ ان پر غور کریں گے اور حتی الامکان عمل بھی کریں گے اس وقت دنیا گمراہی اور تاریکی میں گری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ میں اس زمانہ کا نور ہوں۔ وہ نور حضور نے اپنی ۸۰ کتب میں وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا خوب مطالعہ کریں۔

اس کے علاوہ آپ نے بعض قیمتی نصائح کیں۔ آپ نے فرمایا اس زمانہ میں امت مسلمہ کی حالت بہت ہی نازک ہے۔ اس نازک حالت کے بارے میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی اور فرمایا تھا۔

یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ و لا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود
(رواہ البیہقی، مشکوٰۃ)

عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان ہی سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں لوٹ جائیں گے۔

اس ضلالت و گمراہی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث کیا اور اس کے متعلق فرمایا

یحیی الدین و یقیم الشریعۃ

پس اس وحی الٰہی سے ظاہر و باہر ہے کہ احیائے اسلام کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ کتب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مطالعہ کریں تاکہ ہم احیائے اسلام کے کاموں کو صحیح طور پر بجا لا سکیں۔

مولانا موصوف نے اپنا خطاب جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک موقعہ پر حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مصائب اور مشکلات برداشت نہیں کر سکتا۔ تو وہ میری پیروی نہ کرے۔ اس فرمودہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے تو مسلم بننے کے بعد یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ میں بعض احکام پر عمل کروں گا اور بعض احکام پر عمل نہیں کرونگا۔ اس قسم کا شخص پورا اور پختہ مسلم نہیں کہلا سکتا۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو حقیقت اسلام سے روشناس کرکے حقیقی امن نصیب فرمائے۔ آخر میں آپ نے پرسوز اختتامی دعا فرمائی۔ جس پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

مقابلہ مضمون نویسی

برائے اطفال وناصرات

امسال اطفال وناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے۔ اوّل۔ دوم اور سوم آنے والوں کو دوسو۔ ڈیڑھ سو اور ایک سو روپیہ نقد انعام دیئے جائیں گے یہ مضمون کم از کم پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ۳۱ جولائی ۱۹۶۹ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درود شریف اور قبولیت دعا

اللہ تعالیٰ کے حضور درود شریف ہی کے طفیل دعائیں مقبول ہوتی ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ

(ترمذی جلد ۲، مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا۔ ابوداؤد و نسائی)

یعنی دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی (ٹھہری) رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں چڑھتی یہاں تک کہ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ تو درمیانی روک دور ہو جاتی ہے اور دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبولیت کا جامہ پہن لیتی ہے۔

حدیث شریف میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ

"نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ (یعنی اس نے کہا اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما) تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ (اے نمازی تو نے جلد بازی کی) پس جب تو نماز پڑھے اور دعا کے لئے بیٹھے۔ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ (یعنی تو اللہ کی تعریف کر جیسی کہ اس کی شان ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر) راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی۔ اس نے اللہ کی حمد کی اور پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ تو اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ (اے نمازی اب تو دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی"۔

(ترمذی جلد ۲ وسنن ابی داؤد۔ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ و نسائی)

ایک اور حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ

"ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ موجود تھے۔ پس جب میں بیٹھا تو میں نے اپنی دعا اللہ تعالیٰ کی ثناء سے شروع کی پھر میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر میں نے اپنے لئے دعا کی۔ اس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ"

یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگ تجھے دیا جائیگا اللہ تعالیٰ سے مانگ تجھے دیا جائے گا۔ یعنی تیری قبول ہوگی"۔

(ترمذی ج۱ و مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"محبوب الٰہی مستقیم ہی ہوتا ہے۔ زیغ رکھنے والا کبھی محبوب نہیں بن سکتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہوگیا۔ تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے...

...... درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اوّل اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ دوم یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سوم۔ موہبت الٰہی"۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۳ ع۱ صفحہ ۱۵، ۱۸ جنوری ۱۸۹۹ء۔ ملفوظات احمدیہ جلد ۹ صفحہ ۲۲۔۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہنّم دائمی نہیں

مکرم مولوی عبدالحی صاحب مربّی سلسلہ مقیم واہ کینٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کے حالات کی روشنی میں قرآن کریم اور احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض ایسے علوم دنیا کے سامنے پیش فرمائے جو دنیا کو اس سے قبل معلوم نہ تھے اور بعض علوم پر گو سابقہ مفسرین نے خامہ فرسائی کی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان علوم کو اس انداز سے پیش کیا اور ان کے اثبات میں ایسے یقینی۔ قطعی اور مضبوط دلائل پیش فرمائے کہ ان علوم میں ایک نئی جان ڈال دی۔

جہنم کا مسئلہ بھی ایک ایسا مسئلہ ہے کہ گو بعض مفسرین نے بھی اس کے دائمی نہ ہونے کے پہلو کو پیش کیا ہے لیکن حضورؑ نے اس اچھوتے رنگ میں اس پر روشنی ڈالی ہے کہ گویا دن چڑھا دیا ہے۔ مثال کے طور پر "فَاُمُّهٗ" هَاوِيَةٌ کی تشریح کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں کہ:-

جس طرح رحم مادر اس وقت تک بچے کو اپنے اندر رکھتا ہے جب تک وہ اس قابل نہیں ہو جاتا کہ باہر نکل کر اپنے زندگی کے سفر کو شروع کر سکے۔ اسی طرح جہنم بھی رحم مادر کی طرح انسان کی ان روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے بنایا گیا ہے کہ جن کے دور ہوئے بغیر انسان اپنی زندگی کے اصل مدعا کو پا نہیں سکتا۔ کیونکہ دنیا میں اس نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو صحیح طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت استعمال نہیں کیا تھا اس لئے آخرت میں تمام صداقتوں کے ظاہر ہونے کے باوجود وہ اپنے مقصد کو پورا کرنے کی صلاحیت کو اس طرح کھو بیٹھے گا جس طرح ایک بیمار انسان یہ علم ہونے کے باوجود کہ اس کے سامنے لذیذ کھانے رکھے گئے ہیں ان کھانوں کو استعمال نہیں کر سکتا جب تک اس کی بیماری دور نہ ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ پر روشنی ڈال کر تحقیق کا ایک نیا دروازہ کھول دیا اور پھر حضورؑ کے علم کی روشنی میں حضورؑ کے خلفاء اور جماعت کے دوسرے لکھنے والوں نے اس مضمون پر جو خامہ فرسائی کی ہے وہ جماعت احمدیہ کی علمی خزانے کا ایک حصّہ بن گئی ہے۔

جہنم کے نقطہ سے طبعاً انسانی تخیل کے سامنے سزا کا پہلو آ جاتا ہے اور ہونا بھی یہی چاہیئے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گو اس دنیا میں ہم جہنم کی شدت کا تصور نہیں کر سکتے لیکن خود جہنم بھی گناہ گار انسان کے لئے ایک رحمت ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

"رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ
كُلَّ شَیْءٍ"

کہ میری رحمت نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز بھی خدا کی رحمت کے احاطہ سے باہر نہیں ہے پس اس آیت کی رو سے خدا تعالیٰ کی رحمت نے جہنم کو بھی اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وسیع اور لامحدود رحمت یہ تقاضا کرے گی کہ آخرکار جہنم کو بھی ختم کر دیا جائے لیکن اس کے ایک اور معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ خود جہنم کا وجود بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے یہ تقاضا کیا کہ باغی انسان جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو صحیح طور پر کام میں نہ لا سکا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مصر رہا اسے بھی قیامت کے روز تباہ و برباد نہ کیا جائے بلکہ اسے زندہ رکھ کر اور روحانی ہسپتال میں ایک وقت تک رکھ کر اس قابل بنایا جائے کہ اس کی روحانی بیماریاں ختم ہو جائیں اسے جہنم سے نکال کر ہمیشہ کی جنت میں داخل کر دیا جائے۔ بیشک جہنمی لوگ جب تک جہنم میں رہیں گے۔ جہنم کی سزا کی سختیوں کو انہیں برداشت کرنا پڑیگا لیکن جب روحانی بیماریوں سے شفا پاکر وہ جہنم سے باہر نکلیں گے تو پھر وہ نہ صرف اس لئے خوش ہوں گے کہ ان کی سزا ختم ہو گئی اور اب وہ دائمی جنت میں داخل کئے جائیں گے بلکہ اس کے ساتھ ہی انہیں یہ خوشی بھی ہوگی کہ اس جہنم میں سے گزرنے کی وجہ سے آج وہ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے کی توفیق پا رہے ہیں وہ یہ محسوس کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی وسیع رحمت نے انہیں جہنم میں رکھ کر بالآخر اس قابل بنایا کہ جنت کی نعماء سے حصہ لے سکیں۔ تب وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے۔ کہ اللہ اگر تو ہمیں جہنم میں ڈال کر ہماری ان بیماریوں کو دور نہ کرتا تو آج ہم اس قابل نہ ہوتے کہ تیرے بے پایاں فضلوں کا مشاہدہ کر سکیں۔ الٰہی اگر تو ہمیں جہنم میں نہ ڈالتا تو ہمارے گند کبھی بھی نہ دھلتے۔ الٰہی اگر تو ہمیں سزا نہ دیتا تو ہم کبھی بھی آج کے اس مبارک لمحہ کو نہ پا سکتے۔ اور جہنم میں ڈالے جانے کے بغیر ناکارہ اور ردّی وجود ہوتے۔ اگر تیرا رحم ہمارے گناہوں پر حاوی نہ ہوتا تو تو ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہمیں نیست و نابود کر دیتا۔ لیکن تیری رحمت ہمارا تباہ و برباد ہونا گوارا نہیں کی۔ بلکہ تو نے ہمیں ایک لمبا عرصہ جہنم میں رکھ کر پھر جنت میں داخل ہونے کے قابل بنا دیا اور آج جب ہم تیری جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو جہنم کا ایک لمبا زمانہ بھی مختصر دکھائی دیتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ کوئی باہوش انسان ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ پسند نہیں کرے گا۔ کہ مرنے کے بعد ایک لمبا وقت عذاب کی بھٹی میں اسے جلنا پڑے اور تب جاکر وہ جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہو لیکن بہرحال جو لوگ دنیا کی شدید محبت کی وجہ سے آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے وہ مرنے کے بعد اس نور سے اور اس بینائی سے محروم رہیں گے۔ جو انہیں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی جنت میں جانے کے قابل بنائے لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ ان کو چھوڑے گا نہیں اس کی رحمت یہ تقاضا کرے گی کہ انہیں عذاب دے کر ان کی بیماریوں کو دور کیا جائے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ انہیں قیامت کے روز تھوڑا عرصہ جہنم کے ہسپتال میں رکھ کر ان کی روحانی بیماریوں کو دور کر دے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر قیامت کے روز تھوڑی سی سزا پا کر انسان جنت میں داخل ہو جائے تو پھر اس دنیا دارالابتلاء میں خدا کی رضا کے لئے جدوجہد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں پھر تو یہی بہتر ہے کہ انسان ساری زندگی عیش کرے اور آخرت میں چند روز کے جہنم کے بعد پھر جنت میں داخل ہو جائے تو ایسی صورت میں تو نیک لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔ دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کا قانون یہی ہے کہ انسان کو ایک غلطی کا خمیازہ کافی دیر بھگتنا پڑتا ہے وہ ایک شخص کو قتل کرکے یا تو پھانسی کی سزا پاتا ہے یا سالہا سال اسے قید میں گزارنے پڑتے ہیں وہ بعض دفعہ ایک غفلت سے حادثے کا شکار ہو جاتا ہے اور چند سیکنڈ کی بے پرواہی کی وجہ سے اسے بعض اوقات سالہا سال دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ سٹیشن پر چند منٹ دیر سے پہنچنے کی وجہ سے اسے دوسری گاڑی پر سوار ہونے کے لئے کئی گھنٹے یا بعض صورتوں میں کئی دن انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس سوال محض خدا تعالیٰ کی قدرت کا ہی نہیں بلکہ اس کا عام قانون قدرت اس کی حکمت اور اس کے عدل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں اپنی صلاحیتوں کو خدا کی رضا کے لئے نہ استعمال کریں وہ آخرت میں اس کو پورا کرنے کے لئے دیر تک مبتلا رہیں اور جن لوگوں نے خدا کی رضا کے لئے اس دنیا میں جہنم کو قبول کیا انہیں آخرت میں جہنم سے بالکل بچایا جائے بلکہ ان میں سے جو اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں وہ اس دنیا میں بھی دل کے جہنم سے بچائے جاتے ہیں۔

پس گو آخرت کا عذاب لمبا ہوگا۔ لیکن پھر بھی وہ عذاب بھی انسان کو بالآخر اس قابل بنا دے گا کہ جس غرض کے لئے اسے پیدا کیا گیا تھا وہ اس غرض کو پورا کر سکے۔ تب وہ نہ ختم ہونے والی جنت کی نعماء کو دیکھ کر جہنم کے لمبے زمانے کے عذاب کو بھی بھول جائے گا۔ (باقی صـ۶ پر)

مختلف مقامات پر یوم مسیح موعودؑ کے جلسے

سیالکوٹ شہر

مورخہ ۲۳؍مارچ بعد نماز جمعہ مکرم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم فہیم احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم ماسٹر محمد اسلام صاحب اور مکرم کریم الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ بعد ازاں محترم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے "ذکر حبیبؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کا مقام فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ﷺ کا مقام ہے اور آپؑ کی سیرت و کردار اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عکاسی کرتی ہے۔ بعد ازاں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے "جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک عظیم روحانی و علمی انقلاب" کے موضوع پر تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی ان عظیم الشان خدمات کا ذکر کیا جو اس نے قیام و استحکام پاکستان کے لئے سرانجام دیں۔

۲½ گھنٹے تک اجلاس کی کارروائی جاری رہی اور بالآخر دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ مسجد جھنڈیوں اور خوبصورت بینرز سے سجائی گئی تھی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد سیالکوٹ)

بھڈال ضلع سیالکوٹ

۲۴؍مارچ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت زعیم صاحب مجلس انصار اللہ بھڈال مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جلسہ کے لئے لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم قاری محمد شریف صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ نظم کے بعد ماسٹر غفور احمد صاحب اور چوہدری نذیر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے "ذکر حبیبؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے دعویٰ کی صداقت اور آپ کی سیرت اور اخلاق فاضلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(صدر جماعت احمدیہ بھڈال)

چونڈہ

مورخہ ۲۶؍مارچ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چونڈہ میں زیر صدارت مکرم بابو قاسم الدین صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع سیالکوٹ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور جماعت اور بانی جماعت کا مختصر تعارف کرایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چونڈہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند مقام کا آپؑ کی تحریرات کی روشنی میں ذکر کیا۔

بعد ازاں مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ نے "جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام" کے موضوع پر تقریر کی

آخر میں صدر جلسہ نے قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(امیر جماعت احمدیہ چونڈہ)

"جہنم دائمی نہیں" بقیہ صفحہ ۵

اور خدا کا شکر ادا کرے گا کہ اس عذاب کے نتیجہ میں اس کے لئے لامحدود نعماء اور ترقیات کے دروازے کھل گئے۔

پس کون کہہ سکتا ہے کہ وہ خدا جسے اسلام نے پیش کیا ہے وہ محبت کرنے والا نہیں۔ خدا تو سب کا ایک ہی ہے لیکن خدا کو جس طرح اسلام نے پیش کیا ہے وہ سراسر رحمت ہے اور اس کی محبت لازوال ہے اور اس کا عذاب بھی ایک رحمت کا حصہ ہی ہے۔

احمدی بچوں اور بچیوں کا دل پسند ماہنامہ

تشحیذ الاذہان ربوہ

یہ رسالہ ابتداءً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا اور اب یہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر نگرانی احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور روز بروز مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے

تشحیذ الاذہان میں آپ کیا پائیں گے؟

- قرآن پاک اور احادیث نبویؐ کے پیارے پیارے پرحکمت کلمات
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے روح پرور ملفوظات
- بزرگوں اور دیگر بڑی شخصیتوں کے زریں اقوال
- اسلام اور احمدیت سے واقفیت پیدا کرنے والے عمدہ مضامین۔
- اچھی اچھی دلوں کو لبھانے والی نظمیں۔
- بلند اخلاق پیدا کرنے والے مفید تربیتی مضامین۔
- نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں اور تاریخی واقعات۔
- مفید و دلچسپ علمی و سائنسی معلومات۔
- واقعی دلنشین اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف۔

اور ان سب کے علاوہ دیگر بہت سے مفید اور دلچسپ کالم

سال بھر کے رسالوں کی کل قیمت۔ بارہ روپے

جملہ خط و کتابت بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت ولیمہ

خاکسار نے اپنے بیٹے خدا بخش نام سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی کے سلسلہ میں ۷؍اپریل ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد۔ احباب ربوہ کی ایک تعداد۔ غیر ملکی طلباء اور حافظ کلاس کے طلباء نے شرکت کی۔

عزیز موصوف کے نکاح کا اعلان ۷؍مارچ ۱۹۶۸ء کو مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور نے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں عزیزہ فرحت جہاں بنت چوہدری احمد جان صاحب دھرم پورہ لاہور کے ساتھ کیا تھا۔ بارات ۶؍اپریل ۶۹ء کو دھرم پورہ گئی اور اسی روز واپس ربوہ شام چھ بجے پہنچی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین!

(چوہدری) خدا بخش۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ اقبال بیگم صاحبہ اپریشن کے بعد ہسپتال سے فارغ ہو کر واپس گھر آ گئی ہیں۔ کمزوری بہت ہے اور زخم ابھی اچھی طرح ٹھیک نہیں ہوا درد بھی ہوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(عبد الرشید صدر جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ)

(۲) گوہر علی محمد ـــــ ایک کیس میں مبتلا ہے۔

(۳) مکرم محمد یعقوب صاحب آف گوٹھ گرونڈی کی والدہ جسمانی دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الشکور باجوہ مربی سلسلہ مقیم کونڈی ضلع خیرپور (سندھ)

قائدین مجالس سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندے کے نام سے جلد تر دفتر کو مطلع فرمادیں۔ (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
فون گھر ۴۳۱ رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ ۱۹۷۹ء

برائے محررین

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں محررین کی ضرورت ہے۔ امتحان کے لئے ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر مرکز میں رہ کر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونی چاہئے۔ گریجویٹ امیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں ایسی درخواستیں ۲۹ اپریل ۱۹۷۹ء تک سیکرٹری امتحان کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ جو امیدوار امتحان کمیشن کے تحریری امتحان میں کامیابی حاصل کریں گے انہیں حسبِ ضرورت تاریخِ تقرر سے مروّجہ گریڈ کی ابتدائی تنخواہ دی جائے گی۔ اس وقت میٹرک امیدوار کا گریڈ ۲۰۰-۱۰-۲۵۰/۱۲-۳۹۴ اور گریجویٹ امیدوار کے لئے ۲۳۰-۱۲-۲۹۰/۱۵-۴۷۰ ہے۔

درخواست دہندگان مندرجہ ذیل کوائف اپنی درخواستوں کے ساتھ شامل کر کے بھجوائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

۱۔ نام امیدوار مع ولدیت، مکمل پتہ۔
۲۔ تاریخ پیدائش۔
۳۔ تعلیمی قابلیت مع نقل سند
۴۔ سابقہ تجربہ
۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ
۶۔ چال چلن نیز دینی حالت کے متعلق امیر/پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق
۷۔ شعائرِ اسلامی کے پابند ہوں۔
۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

امیدواران امتحان مورخہ ۲/۵/۷۹ کی صبح نظارت بیت المال آمد کے دفتر میں پہنچ جائیں۔

۲/۵/۷۹ کو تحریری امتحان ۸½ بجے صبح۔
۳/۵/۷۹ کو انٹرویو ۸½ بجے صبح ہوگا۔

امیدواران کاغذ، قلم ہمراہ لائیں۔ نظارت ہذا آمد و رفت کے اخراجات کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

سیکرٹری امتحان کمیشن
(نظارت بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے عزیز مکرم سلیم احمد صاحب ملازم P.I.A. کراچی کی ٹانگ حادثہ میں زخمی ہو گئی ہے۔ اب لاہور میں علاج ہو رہا ہے۔ عزیزم جماعت کراچی کے مخلص خادم ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی نمایاں صحت کی درخواست ہے۔
میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار۔ فیصل آباد

۲۔ مکرم حکیم محمد صدیق صاحب میانوی (والد مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی) جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں تاحال صاحب فراش ہیں احباب کرام سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نور الدین خوشنویس دار العلوم غربی ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری تائی جان والدہ محترمہ برادرم محمد حنیف صاحب و محمد احمد صاحب مورخہ ۲ اپریل ۱۹۷۹ء کو گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بعمر تقریباً ۸۵ سال اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا باقاعدہ التزام کرتی تھیں۔ اپنے پرائے سے ان کی محبت اور پیار یکساں رہا۔ ان کے اسی پیار اور محبت کے سلوک کی وجہ سے ہم تمام بہن اور بھائی ان کو "بڑی اماں" کے نام سے پکارتے تھے۔ آخر دم تک ہم بھائیوں اور ان کے اپنے بیٹوں کے درمیان تائی جان کی محبت اور شفقت برابر رہی۔ خاکسار جب کبھی گاؤں جاتا اور ان سے ملاقات میں تاخیر ہو جاتی جب تک مل نہ لیتیں چین نہ آتا۔ ہماری اس بزرگ والدہ کی وفات کی وجہ سے ہمارے خاندان میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز ہمارے خاندان میں ان کی وفات کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔
(محمد الدین کارکن دفتر ریویو۔ ربوہ)

پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد میں
ہر قسم کی جائیداد (کوٹھی۔ مکان۔ دکان۔ پلاٹ وغیرہ) کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کیجئے۔
فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی
سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)
فیصل آباد
فون نمبر:- دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں
گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ
مشیر قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

کوٹھی۔ مکان۔ پلاٹ۔ زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے
فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
آپ کا مخلص، مستعد، معاون ادارہ

16 اپریل 1969ء

اموسان میں احمدیہ ہسپتال کے سنگِ بنیاد کی تقریب

(مکرم مولوی صفی الرحمٰن خورشید صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ افریقہ کے دوران حضور نے جس عظیم الشان سکیم کا اعلان فرمایا تھا اس کے روبعمل آنے سے نہ صرف نائیجیریا بلکہ دوسرے مغربی افریقہ کے ممالک کو اس بابرکت سکیم سے حصہ ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت اقدس کی دعاؤں کے طفیل اس عظیم نصرت جہاں سکیم کے ثمرات دن بدن اہلِ افریقہ کے لئے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اس سے قبل نائیجیریا میں اس سکیم کے تحت چار ہسپتال اور چار سکول کھولے گئے۔ اب ایک نئے ہسپتال کی تعمیر کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مرحمت فرمائی اور اس بار یہ نعمت اجیبوڈے کے قریب ایک گاؤں اموسان کے حصہ میں آئی۔ اس گاؤں والوں نے ۱۹۷۰ء میں ہی جماعت کو ۶۵ ایکڑ زمین ہسپتال اور سکول کے لئے دی تھی اور اب اس وسیع قطعہ کے ایک حصہ میں احمدیہ ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

اس تقریب میں شمولیت کے لئے نہ صرف اس علاقہ بلکہ ساری جماعتوں کو دعوت دی گئی تھی اس لئے ۲۵ فروری کی صبح کو ہی دور دراز کی جماعتوں سے دوست تشریف لانے لگے اور امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایک روز قبل ہی تشریف لے آئے تھے تاکہ انتظامات کا جائزہ لیا جاسکے۔ الحمد للہ کہ لوکل جماعت اور سرکٹ کے تعاون سے سارے کام مکمل ہوچکے تھے۔

اس تقریب کے لئے گاؤں کے چیف جناب بالے آف اموسان کو صدارت کے لئے درخواست کی گئی انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے ٹھیک گیارہ بجے قبل دوپہر تشریف لاکر کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کرایا جو مکرم مولوی مفتی احمد صادق صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اپنی افتتاحی تقریر میں تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور تفصیل سے تمام گزشتہ امور پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ جماعت نے نہ صرف اس جگہ بلکہ جہاں پر بھی کسی کام کے شروع کرنے کا وعدہ کیا ہے اس کے لئے جونہی حالات سازگار ہوئے جماعت نے اپنے وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اب اس وقت کے اس علاقہ والے شدت سے منتظر تھے۔ اللہ تعالیٰ آج وہ دن لے آیا ہے کہ وہ اپنے خواب کی تعبیر کو پورا ہوتا دیکھ لیں گے۔ محترم امیر صاحب نے یقین دلایا کہ انشاء اللہ اس ہسپتال کو ایک ماڈرن ہسپتال بنایا جائے گا تاکہ اس علاقہ کے لوگوں کی تمام ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ نیز آپ نے علاقہ کے لوگوں کو کہا کہ وہ ہماری اس سلسلہ میں ہر ممکن امداد کریں تاکہ یہ کام جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے اور نافع الناس ہو۔

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا آج ہم اسے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ جماعتِ احمدیہ انسانیت کے لئے جو بے لوث خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی اور مسلم جماعت کے حصہ میں نہیں آئی۔ انہوں نے نہ صرف خود بلکہ اپنے علاقہ کے تمام لوگوں کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم ہر طرح سے جماعت کی امداد کرنے کو تیار ہیں۔

آپ کے بعد مکرم الفاگیوا صاحب نے جماعتِ احمدیہ کی عظیم خدمات جو کہ وہ نہ صرف مذہبی بلکہ تعلیمی اور صحت کے میدان میں انجام دے رہی ہے کو سراہتے ہوئے تمام احباب سے اپیل کی کہ وہ اس کام میں جماعت کا ہاتھ بٹائیں تاکہ یہ ہسپتال ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔

آپ کے بعد ٹاؤن کے سیکرٹری صاحب نے بھی جماعت کی کوشش کو سراہا اور کہا کہ جماعت نے ہماری ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لئے اقدام کیا ہے جو ہمارے لئے بہت ہی خوشی کا باعث ہے اور ہمیں امید ہے کہ یہ پروجیکٹ اس علاقہ کے لئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔

ان تمام تقاریر کے بعد محترم امیر صاحب نے سب سے قبل دعائیں کرتے ہوئے سنگِ بنیاد رکھا تو ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ آپ کے بعد باری باری چیف صاحب، امام صاحبان اور دوسرے دوستوں نے سنگِ بنیاد میں حصہ لیا اور آخر میں پھر محترم امیر صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور اس تقریب کو کامیاب کرنے کے لئے جن احباب نے حصہ لیا تھا ان کا شکریہ ادا کیا اور ہماری یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

موجود احباب کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اطلاع

جائیداد کی خرید فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

فون نمبر

دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیرِ قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

درخواستِ دعا

میری اہلیہ کا اپریشن مشن ہسپتال فیصل آباد میں یکم مارچ ۱۹۷۹ء کو ہوا تھا۔ بظاہر اپریشن کامیاب رہا لیکن زخم میں پیپ پڑنے کی وجہ سے طبیعت یک دم خراب ہوگئی جس کی وجہ سے ڈاکٹروں کو دوبارہ اپریشن کرنا پڑا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحتیاب ہوکر ۲۹ مارچ کو بخیریت گھر واپس آگئی ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نذیر احمد سولنگی دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲)

خاکسار کا چھوٹا بچہ پندرہ یوم سے بخار اور خسرہ میں مبتلا ہے۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچہ کو کامل صحت عطا فرمائیں۔

محمد شریف اختر
محلہ دارالنصر غربی ربوہ